پھر ایک مسلمان سپاہی کی وہ رٹ بھی نامنظور ہوگئی جس کی رُو سے مسلمان ملازم کو مذہبی لحاظ سے ڈاڑھی رکھنے کا حق ہے۔

تازہ اقدام یہ کہ مسلم پرسنل لا میں انڈین سپریم کورٹ نے مداخلت کرکے فتنے کا ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے، بلکہ اُکسایا گیا ہے کہ اگر حنفی فقہ کے خلاف اعتراضات اُٹھائے جائیں تو عدالت اس میں ردّوبدل کرسکتی ہے۔ واضح رہے کہ انڈیا کی کتابِ قانون میں کئی اور قانون بھی ایسے ہیں جو مسلمانوں کے پرسنل لا سے ٹکراتے ہیں۔

بھارتی دستور کی دفعہ ۴۴ یہ کہتی ہے کہ سارے ملک کے لیے یکساں سول کوڈ نافذ کیا جائے۔ مسلمان اس سلسلے میں سخت مضطرب ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایک غیر سرکاری ترمیمی بل لوک سبھا میں لایا جانا چاہیے تاکہ اس دفعہ کو تبدیل کرکے مسلمانوں کو استثنائی طور پر پرسنل لا کا تحفظ دیا جائے۔ سابق وزیر قانون مسٹر آر۔ این۔ مردھا نے کہا ہے کہ ہم مسلمانوں کے پرسنل لا سے تعرض نہیں کرنا چاہتے۔

مقبوضہ کشمیر کے پُراضطراب احوال کی بھی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

سیّد علی گیلانی (عمر ۵۲ سال) امیر جماعتِ اسلامی مقبوضہ کشمیر کے ممتاز مقرر اور مقبول عام شخصیت ہیں اور کئی بار جیل کی وادی پُرخار سے گذر چکے ہیں۔ گذشتہ مارچ کو انہیں پھر گرفتار کیا گیا۔ آج کل دل کی تکلیف کی وجہ سے نیشنل میڈیکل انسٹی ٹیوٹ میں داخل ہیں۔ اُن کا جرم یہ کہنا ہے کہ جب تک جموں اور کشمیر کے لوگ آزادانہ رائے شماری سے فیصلہ نہ کریں، ان کا انڈیا سے موجودہ الحاق آئینی حیثیت سے قابلِ قبول نہیں ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے بجٹ اجلاس میں ایوان کے اندر سخت ہنگامہ ہوا۔ سرکاری اور اپوزیشن کے ارکان میں ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی۔ وزیر خزانہ دیوی داس ٹھاکر کو بجٹ پیش نہیں کرنے دیا گیا۔ نیشنل کانفرنس کے فاروق گروپ اور پینتھرز پارٹی کی طرف سے اسمبلی کو توڑنے اور دوبارہ انتخاب کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ حزب اختلاف کے ارکان دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ چلتے گالم گلوچ ہوئی اور پھر مار دھاڑ شروع ہوگئی۔ نیشنل کانفرنس کے پیارے لال ہینڈو اور محمد شفیع اور پینتھر پارٹی